Ataunnabi.com

گیارہواں مسئلہ

شارعِ اسلام ﷺ کے

تشریعی اختیارات کے شواہد

احادیث نبویہ سے

تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حاکم محض اللہ ہے، قرآن حکیم میں ہے: ﴿اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ﴾(۱) حکم نہیں مگر اللہ کا۔ تاہم اللہ -عزّ وجلّ- کے اذن وعطا سے شریعت کے احکام رسول اللہ ﷺ کو سپرد ہیں، آپ جس بات میں جو چاہیں حکم جاری فرمادیں وہ بھی شریعت ہے۔ کثیر احادیث نبویہ سے اس عقیدے کا ثبوت فراہم ہوتا ہے، لیکن امام الوہابیہ اس اعتقاد کو شرک قرار دیتے ہیں، ان کے الفاظ ہیں:

- فقط پیغمبری کا دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے... انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سو اُن میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے، بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں۔(۲)
- کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا، یہ بھی انھی باتوں میں سے ہے کہ خالص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں۔ پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة يوسف: ١٢، الأية: ٤٠.

(۲) تقوية الإيمان ص: ٢١، الفصل الثاني في ردّ الإشراك في العلم، راشد كمپنى، ديو بند.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شرک ثابت ہوتا ہے... یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انھیں کا حکم ہے، ان کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے۔ (۱)

امام الوہابیہ کا یہ عقیدہ کہ

"پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوش خبری سنا دیوے۔"

صاف صاف اعلان کر رہا ہے کہ وہ حضور جانِ نور ﷺ کے لیے عطاے الٰہی سے تشریعی اختیارات نہیں مانتے اور یہ ہر گز نہیں تسلیم کرتے کہ اللہ نے احکام شرع آپ کو تفویض کر دیے ہیں، اور آپ جس بات میں جو چاہیں حکم جاری کر سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ دوسرے اقتباس میں حضور ﷺ کے لیے اس طرح کے اعتقاد کو شرک قرار دیا ہے حالاں کہ کتاب و سنت سے آپ کے لیے تشریعی اختیارات کا ثبوت فراہم ہوتا ہے، ہم سب سے پہلے اس بارے میں علما کی تصریحات، پھر کتاب و سنت سے اس کے دلائل و شواہد پیش کرتے ہیں۔

دلائلِ اہلِ سنت

☆ زمانۂ قدیم سے عرف علماے کرام میں حضور اقدس ﷺ کو شارع کہتے ہیں، علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

قَدِ اشْتَهَرَ إِطْلَاقُه عَلَيْهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ؛ لِأَنَّه شَرَعَ الدِّيْنَ وَ الْأَحْكَامَ. (۲)

ترجمہ: "سید عالم -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لیے کہ حضور نے دین و احکام دین کی شریعت نکالی۔"

ائمۂ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کو سپرد ہیں:

- جو بات چاہیں واجب کر دیں۔
- جو چاہیں ناجائز فرما دیں۔

---

(۱) تقوية الإيمان ص: ۳٦، الفصل الثالث في ذكر ردّ الإشراك في التصرف، راشد كمپنی، ديو بند.

(۲) شرح الزرقاني على المواهب اللدنّية، ج: ٤، ص: ١٩٦، الفصل الأول في ذكر أسمائه الشريفة المُنْبِئَةُ على كمال صفاتِهِ المنيفة، دار الكتب العلمية.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

● جس چیزیا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔

☆ امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی - قدّس سره الربّانی - میزان الشریعة الکبری، باب الوضو میں حضرت سیدی علی خوّاص - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - سے نقل فرماتے ہیں:

كَانَ الإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - مِنْ أَكْثَرِ الْأَئِمَّةِ أَدَبًا مَّعَ اللهِ تَعَالىٰ وَ لِذٰلِكَ لَمْ يَجْعَلِ النِّيَّةَ فَرضًا وَ سَمّى الْوِتْرَ وَاجِبًا لِكَوْنِهِمَا ثَبَتَا بِالسُّنَّةِ، لَا بِالْكِتَابِ. فَقَصَدَ بِذٰلِكَ تَمْيِيْزَ مَا فَرَضَهُ اللهُ تَعَالىٰ وَ تَمْيِيْزَ مَا أَوْجَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِنَّ مَا فَرَضَهُ اللهُ تَعَالىٰ أَشَدُّ مِمَّا فَرَضَه رسولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنْ ذَاتِ نَفْسِهٖ حِيْنَ خَيَّرَهُ اللهُ تَعَالىٰ أَنْ يُّوْجِبَ مَا شَاءَ أَوْ لَا يُوْجِبَ.[1]

ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ - عَزَّوَجَلَّ - کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انھوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں، نہ کہ قرآن عظیم سے۔ تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کے فرض میں فرق و تمیز کر دیں اس لیے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اُس سے زیادہ موکد ہے جسے رسول اللہ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزّ وجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں، جسے نہ چاہیں نہ کریں۔“

☆ مزید فرمایا:

كَانَ الْحَقُّ تعالىٰ جَعَلَ لَهٗ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ مَا شَاءَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ تَحْرِيْمِ شَجَرِ مَكَّةَ فَإِنَّ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - لَمَّا قَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ: ”إِلَّا الإِذْخِرَ“ فَقَالَ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: ”إِلَّا الإِذْخِرَ“ وَ لَوْ أَنَّ اللهَ تعالىٰ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ أَنْ يُّشَرِّعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ لَمْ يَتَجَرَّأْ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يَّسْتَثْنِيَ شَيْئًا مِمَّا حَرَّمَهُ اللهُ تعالىٰ.[2]

ترجمہ: ”حق تعالیٰ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب عطا فرمایا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی

---

(۱) ميزان الشريعة الكبرىٰ، ج:۱، ص:۱۳۶، باب الوضوء، المطبعة الكستيلة، مصر.

(۲) ميزان الشريعة الكبرىٰ، ج:۱، ص:۵۳، فصلٌ في بيان جملةٍ من الأمثلة المحسوسة ... إلخ، المطبعة الكستيلة، مصر.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

طرف سے مقرر فرمادیں، جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ''اِذْخِرْ'' نامی گھاس کو اس حکم سے نکال دیجیے'' فرمایا: ''اچھا، نکال دی، اس کا کاٹنا جائز کر دیا'' اگر اللہ سبحانہٗ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز یہ جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی ہے اس میں سے کچھ کو مستثنیٰ فرما کر مباح کر دیں۔''

☆ امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

مِنْ خَصَائِصِهٖ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أَنَّه كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ. (۱)

ترجمہ: ''سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے، جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔''

☆ علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنَ الْأَحْكَامِ) وغیرھا۔(۲) جس کا حاصل یہ ہے کہ کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں، حضور جس چیز سے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرمادیں۔

☆ امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا:

بَابُ اِخْتِصَاصِهٖ صلی اللہ علیه وسلم بِأَنَّهٗ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ. (۳)

''اس بات کا بیان کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔''

اِن عبارات سے یہ فوائد حاصل ہوئے:

الف- خدائے قدیر نے اپنے محبوب، حضور سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریعت میں قانون

(۱) المواهب اللدنّية بالمنح المحمدية، ج:۲،ص:۶۸۹، المقصد الرابع في المعجزات والخصائص/ الفصل الثاني خص به، المكتب الإسلامي.

(۲) شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، ج:۷،ص:۳۴۶، المقصد الرابع/ الفصل الثاني، دارُ الكتب العلمية.

(۳) الخصائص الكبرىٰ، باب اختصاصه صلى الله تعالى عليه وسلَّمَ بأنه يخص من شاء بما شاء.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سازی کا خصوصی اختیار عطا فرمایا ہے، لٰہذا آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ جو چیز فرض نہ ہو وہ چاہیں تو کسی پر فرض فرمادیں۔

ب۔اور چاہیں تو نہ فرض کریں۔

ج۔اور چاہیں تو جو چیز حرام نہ ہو اسے حرام فرمادیں۔

د۔اور چاہیں تو جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

ہم یہاں ان تمام امور کے **شواہد وحیِ قرآنی اور احادیث نبویہ سے** پیش کرتے ہیں:

وحیِ قرآنی سے ثبوت:

حضور کے حکم سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ وہ بجائے خود فرض نہ ہو

ارشاد باری ہے:

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ (۳۶) (۱)

ترجمہ: ”نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد، نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا۔“

یہاں ائمۂ مفسرین فرماتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلِ طلوعِ آفتابِ اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا اور متبنّٰی بنایا تھا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی، اُمیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لیے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے طلب ہے، انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسولَ اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں، ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی۔ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیت کریمہ اتری۔ اسے سن کر دونوں بہن، بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہو گیا۔

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ الأحزاب: ۳۳، الآیۃ: ۳۶.

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خصوصًا جب کہ وہ اس کا کفو نہ ہو، خصوصًا جب کہ عورت کی شرافتِ خاندان کواکبِ ثُریّا سے بھی بلند و بالا ہو، با ایں ہمہ اپنے حبیب ﷺ کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزۃ جلّ جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرضِ الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی، مسلمانوں کو اُسے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائے گا۔

دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا، ایک مباح و جائز تھا۔

احادیث نبویہ سے ثبوت:

حضور چاہیں تو فرض نہ کریں

① عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ، فَحُجُّوا»، فَقَالَ رَجُلٌ: أَ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ —— فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-:

"لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ."

ثُمَّ قَالَ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ».[1]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم صحابہ کو خطبہ دیا تو فرمایا: ” اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا، تو حج کرو“ ایک صحابی نے عرض کی: ” یا رسولَ اللہ، کیا ہر سال حج فرض ہے؟“ تو حضور خاموش رہے، یہاں تک کہ انھوں نے تین بار یہی سوال کیا، تب رسول اللہ

(١) الصحيح لمسلم ج: ١، ص: ٤٢٢، كتاب الحجّ / باب فرض الحج مرة في العمر، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ﷺ نے فرمایا:

"اگر میں فرمادیتا: ہاں! تو حج فرض ہوجاتا، اور تم لوگ ہر سال کر نہیں سکتے۔

اس حدیث سے یہ امر تو بہت واضح طور پر ثابت ہوجاتا ہے کہ حضور سائل کے جواب میں "ہاں" فرما دیتے تو حج ہر سال فرض ہو جاتا لیکن آپ نے اپنی امت پر رحمت و شفقت کی وجہ سے "ہاں" کہنے کے بجائے سکوت اختیار فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ نے یہ نہ چاہا کہ ہر سال حج فرض ہو، اس لیے "ہاں" نہ فرمایا، لہذا حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

میں جو باتیں بیان کرنا چھوڑ دوں ان کے بارے میں تم لوگ سوال کرنے سے احتراز کرو؛ کیوں کہ تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیا سے سوالات اور اختلافات زیادہ کرتے تھے۔ لہذا میں جب کسی چیز کا حکم دوں تو تم لوگ اس پر اپنی استطاعت بھر عمل کرو، اور جب تمھیں کسی چیز سے روکوں تو اسے چھوڑ دو۔

اس مضمون کی دوسری احادیث کا خلاصہ اب آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاحظہ فرمائیں، آپ ارقام فرماتے ہیں:

(۲) امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا، وَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ. (۱)

ترجمہ: "ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہوجائے۔"

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابنُ مَاجه. (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ)

(۳) انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا:

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَ لَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِها وَ لَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا عُذِّبْتُمْ. (۲)

ترجمہ: "اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہوجائے اور اگر واجب ہوجائے تم بجانہ لاؤ اور اگر بجا

---

(۱) ● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۱۱۳، مسند علی ابن أبي طالب، بیت الأفكار الدولية.
● جامع الترمذي، ج:۱، ص: ۱۰۰، أبواب الحج/ باب ما جاء کم فرض الحج، مجلس البرکات
● جامع الترمذي، ج:۱، ص: ۱۳۱، أبواب التفسير/ باب ومن سورة المائدة، مجلس البرکات
● سنن ابن ماجه، ص: ۳۱۵، کتاب المناسك/ باب فرض الحج، بیت الأفكار الدولية.
(۲) سنن ابن ماجه، ص: ۳۱۵، کتاب المناسك/ باب فرض الحج، بیت الأفكار الدولية.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نہ لاؤ تو عذاب کیے جاؤ۔" رَوَاهُ ابنُ مَاجه. (ابن ماجہ)

اور مضمون اخیر کہ "ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، مجھے چھوڑے رہو" یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اسی حدیث ابی ہریرہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا:

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَ لَمَا اسْتَطَعْتُمْ.[1]

ترجمہ: "اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہوجاتا اور بے شک تم نہ کرسکتے۔"

حرمت کے حکم عام سے خارج کرنا:

میزان الشریعۃ الکبریٰ کی عبارت میں "اِذْخِرْ" نامی گھاس کا حرمت کے حکم عمومی سے استثنا ہے، یہ مضمون متعدّد احادیث صحیحہ میں ہے:

④ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیحین میں مروی ہے:

فَقَالَ العَبَّاسُ -رضي الله تعالى عنه-: إِلَّا الإِذْخِر لِصَاغَتِنَا وَ قُبُوْرِنَا، فَقَالَ: "إِلَّا الإِذْخِرَ".[2]

ترجمہ: "عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سُناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا مگر اذخر۔"

⑤ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں روایت ہے:

قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: "إِلَّا الإِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوْتِنَا وَ قُبُوْرِنَا" فقال النَّبِيُّ -صلى الله تعالى عليه وسلم-: "إِلَّا الإِذْخِرَ".[3]

---

(۱) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۴۳۲، كتاب الحج/ باب فرض الحج مرة في العمر، مجلس البركات.
● سنن النسائي، ص: ۲۸۳، كتاب مناسك الحج/ باب وجوب الحج، بيت الأفكار الدولية.
● سنن ابن ماجه، ص: ۲۰، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، بيت الأفكار الدولية.

(۲) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص: ۲۴۷، كتاب العمرة/ باب لا ينفر صيد الحرم، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۴۳۸، ۴۳۹، كتاب الحج/ باب تحريم مكة، مجلس البركات.

(۳) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص: ۲۲، كتاب العلم/ باب كتابةِ العلم، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۴۳۹، كتاب الحج/ باب تحريم مكة، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: ”ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر، یا رسول اللہ! کہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا مگر اذخر۔“

(۶) صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنن ابن ماجہ میں روایت ہے:

فَقَالَ الْعَبَّاسُ -رضی الله تعالیٰ عنه- إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِلْبُيُوْتِ وَ الْقُبُوْرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ -صلی الله تعالی علیه وسلم-: "إِلَّا الإِذْخِر."[۱]

ترجمہ: ”عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لیے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مگر اذخر۔“

”اذخر“ ایک خوشبودار گھاس تھی جسے لوگ اپنی مختلف ضرورتوں میں استعمال کرتے تھے، جب سرکار دوعالم ﷺ نے مکۂ معظمہ کے نباتات کاٹنے کی ممانعت فرمائی تو یہ ممانعت اذخر کو بھی عام تھی، پھر اپنے چچا حضرت عباس کی درخواست پر اذخر کاٹنے کی اجازت دے دی جو بلا شبہہ آپ کے تشریعی اختیار کی دلیل ہے۔

حضرت ابوبردہ کو قربانی کے ایک حکم سے الگ کردیا:

(۷) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلاَةِ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صلی الله تعالی علیه وسلم- أَبْدِلْهَا، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلاَّ جَذَعَةٌ- قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ - هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.[۲]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے ماموں) حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی، تونبی کریم ﷺ نے فرمایا: (نماز کے بعد) اس کے بدلے میں دوسرے جانور کی قربانی کرو، انھوں نے عرض کی: حضور! میرے پاس بس چھ ماہ کا بکری کا ایک بچہ ہے جو سال بھر کے جانور سے اچھا ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس کے بدلے میں اس کی قربانی کردو۔ اور تیرے بعد ہرگز اتنی عمر کے بچے کی قربانی کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

---

(۱) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص: ۲۴۷، كتاب العمرة/ باب لا ينفر صيد الحرم، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۴۳۸، ۴۳۹، كتاب الحج/ بابُ تحريم مكة، مجلس البركات.

(۲) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص: ۱۳۲، كتاب العيدين/ باب الخطبة بعد العيد، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۲، ص: ۱۵۴، كتاب الأضاحي/ باب وقتها، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صاحب شریعت جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانوروں میں چھوٹے جانور کی عمر ایک سال مقرر فرمائی ہے اس لیے قربانی کے باب میں عام قانونِ شریعت یہ ہے کہ ایک سال سے کم عمر کی بکری کی قربانی جائز نہیں، یہ حکم ساری امتِ مسلمہ کو عام ہے مگر یہاں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابو بردہ کو صرف چھ ماہہ بکری کی قربانی کی اجازت عطا فرمارہے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟

اس کا سبب صرف یہ ہے کہ خداے قدوس نے آپ کو شریعتِ نبوی میں قانون سازی کا خصوصی اختیار دیا ہے۔ اور اسی اختیار کو استعمال کر کے آپ نے حضرت ابو بردہ کو قربانی کے حکم عام سے سے الگ فرمادیا ہے چناں چہ صاحبِ ارشاد الساری اس کا انکشاف ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

خصوصية له لا تكون بغيره إذ كان لهُ-صلّى الله تعالىٰ عليه وسلم- أن يخصَّ من شاءَ بما شاءَ من الأحكام.[1]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے کرم سے یہ خصوصیت حضرت ابو بردہ کو عطا ہوئی جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اس لیے کہ نبی ﷺ کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں اور جس حکم سے چاہیں الگ فرمادیں۔

حضرت عقبہ بن عامر کے لیے چھ ماہہ بکری کی قربانی جائز فرمادی:

(۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صَارَتْ جَذَعَةٌ قَالَ: ضَحِّ بِهَا.[2]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم کیے۔ ان کے حصہ میں بکری کا ایک چھ ماہہ بچہ آیا، تو انھوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے، سرکار نے فرمایا: اسی کی قربانی کردو۔

سرکار کائنات ﷺ نے ان پر بھی وہی نوازشِ خسروانہ فرمائی کہ خاص ان کے حق میں چھ ماہہ بکری کی قربانی جائز کردی جب کہ دوسروں کو اس کی اجازت نہیں، یہ ہے تشریع کا خصوصی اختیار کہ

(۱) إرشاد الساري شرح صحيح البخاري، ج:۲، ص: ۲۱۳، كتاب العيدين/ باب الخطبة بعد العيد، مطبعة الكبرى، بولاق مصر.

(۲) ● صحيح البخاري، ج:۲، ص: ۸۳۲، كتابُ الأضاحي/ بابُ قسمةِ الأضاحي بين الناس، مجلس البركات، مبارك فور.

● الصحيح لمسلم، ج:۲، ص: ۱۵۵، كتابُ الأضاحي، بابُ سنّ الأضحية، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضور جس کو، جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں۔ اس کا ثبوت خود اسی حدیث کی ایک روایت سے بھی فراہم ہوتا ہے جس میں سرکار سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: ولا رخصة فیها لأحد بعدك.[1] تمھارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

حضرت ام عطیہ کو نوحہ کی اجازت:

(۹) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَلاَ يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ[2]) قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ. قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِلَّا آلَ فُلاَنٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلاَ بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- « إِلَّا آلَ فُلاَنٍ ».[3]

ترجمہ: حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "اے نبی جب آپ کے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی"۔ (اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔)

وہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آلِ فلاں کو اس حکم سے الگ کردیجیے کیوں کہ انھوں نے زمانہ جاہلیت میں میری ایک میت پر میرے ساتھ نوحہ کیا تھا، تو میرے لیے ضروری ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ ان کی میت پر نوحہ کروں، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ، آل فلاں کو اس حکم سے الگ کردیا۔

امام نووی فرماتے ہیں:

هذا محمول على الترخيص لأم عطية في آل فلان خاصة كما هو ظاهر ولا يحل النياحة لغيرها ولا لها في غير آل فلان كما هو صريح في الحديث وللشارع

---

(۱) السنن الكبرىٰ للبيهقى، ج:۹، ص:۲۷۰، كتاب الضحايا/ باب يجزئ الجذع، مجلس دائرة المعارف، حيدرآباد.

(۲) القرآن الحكيم، سورة الممتحنة: ٦٠، الأية:١٢.

(۳) الصحيح لمسلم، ج:١، ص:٣٠٤، كتاب الجنائز/ فصلٌ في نهيِ النساء عن النياحة، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKREZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

أن يخص من العموم ما شاء[1].

ترجمہ: یہ حدیث ام عطیہ کو خاص آل فلاں پر نوحہ کے سلسلے میں رخصت عطا کرتی ہے۔ ان کے سوا دوسری عورتوں کو نہیں، اور ان کو بھی آل فلاں کے علاوہ کے لیے نہیں، جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے اور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اختیار ہے کہ حکم عام سے جو کچھ چاہیں خاص فرمادیں۔

امّ سلمہ انصاریہ کو نوحہ کی خصوصی رخصت:

(۱۰) سمعتُ شهر بن حوشب قال: حدثَتْنا أم سلمة الأنصارية، قالت : قالت امرأة من النّسوة: ما هذا المعروف الذي لا ينبغي لنا أن نعصيك فيه ؟ قال: لا تنحن. قلت: يا رسول الله، إن بني فلان قد أسعدوني على عمّي ولا بد لي من قضائهن، فأبى عليّ فأتيته مرارا فأذن لي في قضائهن، فلم أنح بعد على إخائهن ولا غيره حتى الساعة.

قال أبو عيسى: هذا حديث حسن. وفيه عن أم عطية رضي الله عنها، قال عبد بن حميد: أم سلمة الأنصارية هي أسماء بنت يزيد بن السكن.[2]

ترجمہ: ام سلمہ انصاریہ بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ حضور وہ بھلی بات کیا ہے جس کی خلاف ورزی ہمارے لیے روا نہیں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”نوحہ نہ کرو“ میں نے عرض کی، یارسول اللہ: بنو فلاں نے (زمانۂ جاہلیت میں) میرے ساتھ میرے چچا پر نوحہ کیا ہے۔ اور مجھے اس کا بدلہ چکانا ضروری ہے، آپ نے انکار فرمادیا، میں نے بار بار خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہی بات عرض کی، تو آپ نے نوحہ کا بدلہ چکانے کی اجازت دے دی اس کے بعد میں نے آج تک کسی پر نوحہ نہ کیا۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ عبد بن حمید فرماتے ہیں کہ یہ ام سلمہ انصاریہ اسما بنت یزید بن سکن ہیں۔

ایک اور خاتون کو نوحہ کی اجازت:

(۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا- قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النِّسَاءُ ”وَلَا

(۱) المنهاج شرح صحيح مسلم للنووي، ج:۱،ص:۳۰٤، كتاب الجنائز/ فصلٌ في نهي النساء عن النياحة، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) جامع الترمذي، ج:۲،ص: ١٦٤، أبواب التفسير/ سورة الممتحنة، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ''[۱] قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَاكَ تَشْتَرِطُ عَلَيْنَا أَنْ لا نَتَبَرَّجَ، وَإِنَّ فُلانَةَ قَدْ أَسْعَدَتْنِي، وَقَدْ مَاتَ أَخُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا، ثُمَّ تَعَالَيْ فَبَايِعِينِي.[۲]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں سے اس شرط پر بیعت لے رہے تھے کہ وہ بے پردہ نہ رہیں جیسے ''اگلی جاہلیت'' کی بے پردگی۔[۳] تو ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہم پر شرط لگا رہے ہیں کہ بے پردہ نہ رہیں، حالاں کہ فلاں عورت نے میرے بھائی کی وفات پر میرے ساتھ نوحہ کیا تھا (اور عورتیں بے پردہ ہو کر ہی، نوحہ کرتی تھیں) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ تم بھی اس کے ساتھ نوحہ کر لو، پھر آ کر مجھ سے بیعت کر لینا۔ (تاکہ شرطِ بیعت کی خلاف ورزی نہ ہو)

اسلام میں نوحہ کی حرمت ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے، احادیث صحیحہ اس پر شاہد ہیں اور آیت کریمہ: '' وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ '' کے عموم میں یہ بھی شامل ہے ان سب کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تین عورتوں کو نوحہ کی اجازت دے کر اسلام کے حکم عام سے انھیں خاص فرما دیا امام نووی فرماتے ہیں:

وللشارع أن يخص من العموم ما شاء.[٤]

ایک بیوہ کو تین دن سوگ کے بعد بناؤ سنگار کی اجازت:

(۱۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا أُصِيبَ جَعْفَرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: تَسَلَّبِيْ ثَلَاثًا، ثُمَّ اصْنَعِي مَا شِئْتِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ:

---

(۱) القرآن الحكيم، سورةُ الأحزاب:۳۳،الأية: ۳۳.

(۲) سنن النسائي، ص: ٤٣٩، كتاب البيعة/ بابُ بيعة النساء، بيت الأفكار.

(۳) ''اگلی جاہلیت'' سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ اور ''پچھلی جاہلیت'' سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کے مثل ہو جائیں گے۔

(٤) المنهاج شرح صحيح مسلم للنووي، ج:۱،ص: ۳۰٤، كتاب الجنائز، حديث أم عطية، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وَأَطْعَمَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِخَيْبَرَ خَمْسِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ. (۱)

ترجمہ: اسما بنت عمیس فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''تین دن سنگار سے بچو، پھر جو چاہو کرو''۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابو طالب کو ہر سال پچاس وسق خیبر کی کھجوریں دیتے تھے۔

قرآن مقدس کے فرمان کے مطابق بیوہ پر چار مہینے دس دن سوگ فرض ہے۔ اور سوگ کے لیے ترکِ زینت لازم ہے مگر حضرت اسما بنت عمیس کو اس حکم عام سے خاص کر کے تین روز ترکِ زینت کے بعد بناؤ سنگار کی اجازت دے دی۔

ایک صحابی کے لیے مال کے بجائے قرآن سکھانے کو مہر مقرر کرنے کی اجازت:

(۱۳) عن أبي النعمان الأزدي، أن رجلا خطب امرأة، فقال النّبيُّ -صلى الله تعالىٰ عليه وسلَّمَ-: ''أصدِقها'' قال: ما عندي شيء. قال أما تُحسن سورةً من القرآن فأصدقها السورة، ولا تكون لأحد بعدك مهرا.''

ثم رأيته في كتاب أبي علي بن السكن ساقه بسنده إلى يعقوب بن إبراهيم الدورقي. (۲)

ترجمہ: ابو النعمان ازدی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مہر دو۔ اس شخص نے عرض کی: میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضور نے فرمایا: کیا تم قرآن حکیم کی کوئی سورت نہیں پڑھتے؟ تم مہر میں اسے سورت ہی سکھا دو، اور تیرے بعد یہ کسی کے لیے مہر نہ ہوگا۔ (کتاب ابی علی بن سکن)

مہر کے لیے مال متقوم ہونا چاہیے، ارشاد باری ہے:

---

(۱) الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ج:٤، ص: ٣٧، ذكر جعفر بن أبي طالب، مكتبة الخانجى، قاهره.

(۲) الإصابة في تمييز الصحابة، ج:٧، صفحة: ٤١٤، حرف النون/ أبو النعمان الأزدى، دارُ الجيل، بيروت.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ .(۱)

ترجمہ: اور ان (محرمات) کے سوا جو بھی عورتیں ہیں تمھیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

اور ”قرآن سکھانا“ مال نہیں پھر بھی نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کے حق میں قرآن سکھانے کو مہر مقرر کرنے کی اجازت دی تو یہ مہر کے حکم عام سے استثنا ہوا جو آپ کے تشریعی اختیار کی دلیل ہے۔

خزیمہ بن ثابت کی شہادت کو دو مردوں کی شہادت کے برابر کر دیا:

(١٤) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ، أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- "ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِيَقْضِيَهُ عَنْ فَرَسِهِ، فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ، فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابْتَاعَهُ، فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ.

فَقَامَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ؟» قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا وَاللهِ مَا بِعْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: «بَلَى، قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ». فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ: هَلُمَّ شَهِيدًا.

فَقَالَ خُزَيْمَةُ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: «بِمَ تَشْهَدُ؟»، فَقَالَ: بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ.(۲)

ترجمہ: عمارہ بن خُزیمہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا- جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے

---

(١) القرآن الحكيم، سورة النساء: ٤، الآية: ٢٤.

(٢) ● سنن أبي داود، ص: ٣٩٩، كتاب الأقضية، باب إذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز له أن يحكم به، رقم الحديث: ٣٦٠٧.

● سنن النسائي، ص: ٤٨١، كتاب البيوع، باب التسهيل في ترك الإشهاد على البيع.

● شرح معاني الأثار، ج:٢، ص :٢٨٢، كتاب القضاء والشهادات/ باب القضاء باليمين على الشاهد.

MUHAMMAD RIZWAN (EIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہیں۔ نے یہ حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا اور اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تاکہ گھوڑے کا دام ادا کردیں، پھر رسول اللہ ﷺ تیز تیز چلنے لگے اور اعرابی آہستہ آہستہ۔ اتنے میں کچھ لوگوں نے اعرابی سے اس گھوڑے کا بھاو تاو شروع کردیا، انھیں یہ معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے اسے خرید لیا ہے۔ (اعرابی کی نیت بگڑ گئی اور) اس نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر کہا: اگر آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو ٹھیک، ورنہ میں اسے بیچ دیتا ہوں" سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سن کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: میں نے یہ گھوڑا تم سے خرید لیا ہے۔ اس نے انکار کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم میں نے اسے آپ کے ہاتھ نہیں بیچا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں میں نے اسے تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی کہنے لگا تو گواہ لائیے۔

یہ سن کر حضرت خُزیمہ بن ثابت نے کہا: أنا أشهد أنك قد بايعته. میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یقیناً حضور کے ہاتھ بیچا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ کی طرف رخ کر کے پوچھا کہ تم گواہی کیسے دے رہو (تم تو یہاں موجود نہیں تھے) انھوں نے عرض کیا، حضور اس لیے گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے بیع کی تصدیق فرمادی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے (خوش ہوکر) تنہا حضرت خزیمہ کی شہادت کو دو مردوں کی شہادت کے برابر کردیا۔

(۱۵) یہ حدیث حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس طرح منقول ہے، اس کے الفاظ ہیں:

صدَّقتك بما جئتَ به وعلمت أنك لا تقول إلّا حقًا فقال رسولُ الله -صلي الله تعالىٰ عليه وسلَّمَ-: من شهدله خزيمة أو شهد عليه فحسبهُ.[1]

ترجمہ: میں نے حضور کے لائے ہوئے دین کی تصدیق کی ہے اور مجھے یقیناً معلوم ہے کہ آپ سچ ہی فرماتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خزیمہ جس کے حق میں یا جس کے خلاف گواہی دیں وہ

---

(۱) ● مسند ابن أبي شيبة، ج:۱،ص:۳۷، مسند خزيمة بن ثابت ، رقم الحديث:۱۹، دار الوطن، الرياض.

● كتاب التاريخ الكبير للبخاري، ج:۱،ص:۸۶، ۸۷ مختصرا، القسم الأول من الجزء الأول، رقم الحديث: ۳۸، دار الكتب العلمية.

● المعجم الكبير للطبراني، ج:٤،ص: ۸۷، خزيمة بن ثابت الأنصاري ذوالشهادتين، مكتبة ابن تيمية، قاهره.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تنہا (ثبوت کے لیے) کافی ہے۔

(١٦) یوں ہی یہ حدیث حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اس حدیث کے کلمات ہیں:

أنا أصدّقك علي خبر السّماء ألا أصدّقكَ علي الأعرابي، فجعل رسولُ الله -صلّی الله تعالیٰ علیه وسلّمَ- شهادته بشهادة رجلین، فلم یکن في الإسلام رجل تجوز شهادته بشهادة رجلین غیر خزیمة بن ثابت.[1]

ترجمہ: حضور میں آسمان کی خبروں پر آپ کی تصدیق کرتا ہوں تو اس اعرابی کے مقابل آپ کی تصدیق نہ کروں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو مردوں کی شہادت کے برابر کر دیا۔ اس طرح سوائے خزیمہ بن ثابت کے اسلام میں کوئی شخص نہیں جس کی شہادت دو مردوں کی شہادت کے برابر ہو۔

قرآن حکیم نے شہادت سے کسی امر کے ثبوت کے لیے دو دین دار مردوں کی شہادت لازم قرار دی ہے، چناں چہ ارشاد باری ہے:

"وَ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ"۔[2]

ترجمہ: اور اپنے دو عادل مردوں کو شاہد بناؤ۔

یہ حکم ہر مرد مسلم کو عام ہے مگر حضور سید عالم ﷺ نے اس حکم عام سے حضرت خزیمہ بن ثابت کو الگ کر کے تنہا ان کی شہادت کو ثبوت کے لیے کافی ٹھہرایا جو آپ کے تشریعی اختیار کی واضح دلیل ہے۔

ایک صحابی کو اپنے روزے کا کفارہ کھانے کی اجازت دی:

(١٧) أَخبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ -صلی الله علیه وسلَّمَ- إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ: مَا لَكَ، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ،

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلی الله علیه وسلَّمَ-: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا، قَالَ: لَا، قَالَ:

---

(١) بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، ج:١، ص: ٩٣٠، ٩٣١، بابُ فضلِ خزيمة بن ثابت، رقم الحديث: ١٠٢٦.

(٢) القرآن الحكيم، سورة الطلاق: ٦٥، الآية: ٢.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ : لاَ فَقَالَ : فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ- قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ: أَنَا قَالَ: خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا -يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.(۱)

ترجمہ: حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ بارگاہ نبوت میں حاضر تھے، آپ کے پاس ایک صاحب آئے اور عرض کی، یارسول اللہ، میں ہلاک ہوگیا۔ حضور نے پوچھا کیا بات ہے عرض کی، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرکیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا:

- (اس کے کفارے میں) غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔
- دریافت کیا کہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیا: نہیں۔
- پوچھا: تو کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں۔

تھوڑی دیر بعد ایک ٹوکرا (۱۵ر صاع / ۶۱ کلو ۴۱۰ گرام) کھجوریں پیش ہوئیں تو حضور نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ جواب دیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا:

---

(۱) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص:۲۵۹، كتاب الصّوم/ باب إذا جامَعَ في رمضان، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:۳۵٤، كتاب الصيام/ باب تحريم تغليظِ الجماع، مجلس البركات، مبارك فور.
● جامع الترمذي، ج :۱، ص:۹۰، أبواب الصوم/ باب ما جاء في كفارة.
● سنن أبي داود، ص:۲۷۱، كتاب الصوم/ باب كفارة من أتى أهله في رمضان، رقم الحديث: ۲۳۹۰.
● السنن الكبرى للنسائي، ج:۳، ص:۳۱۲، ۳۱۳، كتاب الصيام/ باب ما يجب على من جامع امرأته في شهر رمضان، رقم الحديث: ۳۱۰٤.
● سنن ابن ماجه، ص: ۱۸۳، كتاب الصيام/ باب ما جاء في كفارة مِن أفطر يوما من رمضان، رقم الحديث: ۱٦۷۱.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

● یہ کھجوریں لے کر (فقراءمیں) خیرات کردو۔

اس شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ، کیا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ اللہ کی قسم، مدینہ منورہ میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے، پھر فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔

(۱۸) یہ حدیث حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [۱]

(۱۹) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما [۲]

(۲۰) اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم

نے بھی روایت فرمائی ہے۔ الفاظ میں کچھ فرق کے ساتھ سب کا مفہوم ایک ہے، حضرت مولیٰ علی کی روایت میں یہ وضاحت بھی ہے:

قال: ''فأطعِم ستّين مسكينا، لكل مسكين مُداً'' قال : ما أجده. فأمر له رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- بخمسة عشر صاعا، قال: ''أطعِمه ستين مسكينا'' قال: والذي بعثك بالحقّ ما بالمدينة أهل بيت أحوج منا، قال: انطلق فَكُلْهُ أنتَ وَعيالُكَ، فقد كفّر الله عنك. [۳]

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: توساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے، ہر مسکین کو ایک مُد۔ اس شخص نے عرض کی، مجھے اس کی بھی استطاعت نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ ساٹھ مسکینوں میں پندرہ صاع کھجوریں تقسیم کردے، تو عرض کیا قسم ہے اس ذات واحد کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مدینہ میں کوئی گھر ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، تب سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ''جا اسے (۱۵/ صاع کھجور) تو کھالے اور تیرے بچے بھی، اللہ تعالی اسی کو تیری طرف سے کفارہ کردے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:۳۵۵، كتابُ الصيام/ باب تغليظ تحريمِ الجماع، مجلس البركات .

(۲) المعجم الأوسط للطبراني، ج:۸، ص: ۱۳۱، ۱۳۲، رقم الحديث، رقم الحديث: ۸۱۸۲.

(۳) سنن الدار قطنى، ج:۳،ص: ۲۰۰، ۲۰۱، كتاب الصيام، باب ما اتى أهله فى رمضان، رقم الحديث: ۲۳۹۵، موسسة الرسالة

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

إنّ النّبي -صلى الله تعالىٰ عليه وسلَّمَ- أمر رجلا أفطر في رمضان أن يُعتِق رقبة أو يصوم شهرين أو يُطعم ستين مسكينا(۱)۔

ترجمہ: ایک شخص نے رمضان کا روزہ توڑ دیا، اسے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ (کفارہ میں) غلام آزاد کرے، یا دو مہینے کا مسلسل روزہ رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ پہلی حدیث میں صدقہ کرنے کا لفظ اگرچہ مطلق ہے مگر اس سے مراد ساٹھ مسکینوں کو دینا یا کھلانا ہے جیسا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ وضاحت ہوتی ہے۔

کفارہ یہ نہیں ہے کہ جو گناہ کا مرتکب ہو وہ صدقے کا مال خود کھالے، یا اپنے اہل وعیال کو کھلادے، بلکہ کفارہ یہ ہے کہ صدقے کا مال دوسرے مسکینوں کو کھلائے یا ان کو خیرات کرے اور ارشاد رسول: "فتصدق به" اور "يطعم ستين مسكينا"۔ کا یہی مطلب ہے لیکن سرور کائنات ﷺ نے یہاں اپنے تشریعی اختیار کا اظہار فرماتے ہوئے عام قانون کفارہ کے برعکس اپنے ایک مسکین صحابی کو یہ اجازت دے دی کہ وہ خود کھالیں اور ان کے اہل وعیال کھالیں یہی ان کے حق میں کفارہ گناہ ہوجائے گا۔

امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں:

إنما كان هذه رخصة له خاصة، ولو أن رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بد من التكفير(۲)۔

یہ محض اس شخص کے لیے رخصت خصوصی تھی، آج کوئی ایسا جرم کرے تو اسے کفارہ دیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے کفارۂ گناہ کے عام قانون سے بری نہیں کیا ہے۔

جوان صحابی کو ایک خاتون کا دودھ پینے کی اجازت اور حرمتِ رضاعت کا ثبوت:

(۲۱) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الأَيْفَعُ الَّذِى مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ. قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا لَكِ فِي

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:۳۵۵، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع، مجلس البركات.

(۲) سنن أبي داود، ص: ۲۷۱، كتاب الصوم / باب كفارة من أتى أهله فى رمضان، رقم الحديث: ۲۳۹۱.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رَسُولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلَّمَ- أُسْوَةٌ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- «أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ».(۱)

ترجمہ: زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ نے ام المومنین، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ آپ کے پاس ایک نوجوان لڑکا آتا ہے جسے میں اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتی، حضرت عائشہ نے فرمایا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ کی سنت (بہتر) نمونہ نہیں ہے؟

انھوں نے (اس کی تشریح کرتے ہوئے) فرمایا: ابو حُذیفہ کی بیوی (سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کی، یارسول اللہ: (ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام) سالم میرے پاس آتا جاتا ہے اور وہ مرد ہو چکا ہے اور میں اس کی وجہ سے حضرت ابو حُذیفہ کے دل میں ناگواری محسوس کرتی ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کو دودھ پلادو تاکہ وہ تمھارے پاس جا، آسکے۔

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جواب سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ اس حدیث کو عمومی دلیل قرار دیتی تھیں، اس لیے یہ اشارہ دیا کہ وہ نوجوان ان کا رضاعی بھائی ہے اور رضاعی بھائی اپنی بہن کے پاس آسکتا ہے جیسا کہ نسبی بھائی آسکتا ہے، حضرت مسروق کی روایت میں ان کا یہ توضیحی بیان بھی ہے:

فقلت: يا رسول الله، إنه أخي من الرضاعة.(۲)

---

(۱) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ٤٦٩، كتاب الرضاع/ فصل في رضاعة الكبير، مجلس البركات
● سنن النسائي، ص: ۳۵۰، كتاب النكاح/ باب رضاع الكبير.
● سنن ابن ماجه، ص: ۲۱۱، كتاب النكاح/ باب رضاع الكبير.
● مسند الإمام أحمد، ص: ۱۸۹٤، مسند النساء/ حديث السيدة، عائشة، رقم الحديث: ۲۵۹۲۹.

(۲) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ٤٦٩، كتاب الرضاع/ فصل في رضاع الكبير، مجلس البركات.
● سنن النسائي، ص: ۳۵۱، كتاب النكاح / باب رضاع الكبير.
● سنن ابن ماجه، ص: ۲۱۱، كتاب النكاح/ باب لا رضاع بعد فصال.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۱۹۸۲، مسند النساء / حديث أم سلمة زوج النبي - صلى الله تعالى عليه وسلم - رقم الحديث: ۲۷۱۹٦.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: یارسول اللہ وہ میرا رضاعی بھائی ہے۔

مگر دوسری امہات المومنین سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو خاص حضرت سالم کے لیے ایک استثنائی فرمان مانتی تھیں۔ اسی لیے حضرت ام سلمہ نے نکیر فرمائی اور آج سوائے کچھ غیر مقلدین کے ساری امت کا یہی موقف ہے۔

(۲۲) أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- كَانَتْ تَقُولُ: أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلَّمَ- أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللّٰهِ مَا نَرَى هَذَا إِلاَّ رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلَّمَ- لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ -بداخل علينا- أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلاَ رَائِينَا.(۱)

ترجمہ: ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ نے بتایا کہ ان کی ماں زینب بنت ابو سلمہ نے بتایا کہ ان کی ماں ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (سالم جیسے جوان کی شیر نوشی کے پیش نظر) فرماتی تھیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواجِ طاہرات نے اس طرح کی رضاعت کے رشتے سے کسی کو اپنے پاس آنے سے انکار فرمادیا، اور سب نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا:

اللہ کی قسم ہم لوگ اسے بس ایک رخصت سمجھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کو عطا فرمائی تھی۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح کے رشتہ رضاعت کی وجہ سے نہ کسی کو ہمارے پاس لاتے -نہ کوئی ہمارے پاس آسکتا ہے، نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔

(۲۳) عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَهْلَةَ ، امْرَأَةِ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَدُخُولَهُ عَلَيْهَا ، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَمَرَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ بَعْدَمَا شَهِدَ بَدْرًا.(۲)

ترجمہ: عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ کی بیوی سہلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ان کے پاس آتے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱،ص: ٤٦٩، كتاب الرضاع/ فصلٌ في رضاعة الكبير، مجلس البركات.

(۲) ● الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ج:۳، ص:۸۲، ذكر سالم مولىٰ أبي حذيفة.

● المستدرك على الصحيحين ،ج:٤،ص:٦١، كتاب معرفة الصحابة/ بابُ الرضاع في الكبير.

MUHAMMAD RIZWAN (EKKERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے دودھ پلادیں توانھوں نے سالم کو دودھ پلادیا حالاں کہ اس وقت وہ مرد تھے اور اس سے پہلے بدر میں شریک ہو چکے تھے۔

دودھ پلانے کی اجازت دو سے ڈھائی سال کی عمر تک کے بچے کے لیے ہے چناں چہ ارشاد باری ہے:

''وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ ''[1]

ترجمہ: مائیں اپنی اولاد کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔ یہ (مدت) اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے۔

نیز ارشاد ربانی ہے:

وَحَمْلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا۔[2]

ترجمہ: اور شکم میں حمل رہنے اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس (۳۰) مہینے ہے۔

مگر حضور سید عالم ﷺ نے اس قانون رضاعت سے حضرت سالم کو الگ کر کے انھیں جوانی کی حالت میں ایک خاتون کا دودھ پینے اور پلانے کی اجازت دی۔ ساتھ ہی اس پر رضاعی رشتے کا حکم بھی جاری فرمادیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا اختیار عطا فرمایا ہے۔

دو صحابہ کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت:

(۲٤) حَدَّثنا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ: " أَنَّ رَسُولَ اللهِ –صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا، أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ".[3]

ترجمہ: قتادہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انس بن مالک نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱) القرآن الكريم، سورة البقرة:۲، الآية: ۲۳۳.

(۲) القرآن الكريم، سورة الأحقاف:٤٦، الآية: ۱۵.

(۳) ● صحيح البخاري، ج:۲،ص: ۸٦۸، كتاب اللباس/ باب ما يرخص للرّجال، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۲،ص: ۱۹۳، كتاب اللباس/ بابُ إباحة لبس الحرير للرجال.
● جامع الترمذي، ج:۱،ص:۲۰۵، كتاب اللباس/ باب ما جاء في الرخصة في لبس الحرير.
● سنن أبي داؤد،ص: ٤٤٤، كتاب اللباس/ باب لبس الحرير بعذر.
● سنن ابن ماجه، ص: ۳۸۷، كتاب اللباس/ باب من رخص له في لبس الحرير.
● سنن النسائي، ص: ٥۳۸، كتاب الزينة/ باب الرخصة في لبس الحرير.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کے بدن میں خارش کی وجہ سے انھیں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔

ریشم اس امت کے مردوں پر حرام ہے، مگر افضل المرسلین ﷺ نے اپنے دو صحابہ کو اس حکم سے بری فرمادیا۔

حیض وجنابت کی حالت میں چند اہل بیت کو مسجد میں جانے کی اجازت:

(۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ-: لَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لأَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطَى حُمْرَ النَّعَمِ.

قِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ: • تَزَوَّجُهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- • وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ ، • وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: علی کو تین فضائل ایسے عطا ہوئے کہ ان میں سے ایک فضیلت بھی میرے لیے ہوتی تو یہ مجھے سرخ اونٹوں کی عطا سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔ (سرخ اونٹ عربوں کے نزدیک بہت پسندیدہ مال تھے) عرض کیا گیا کہ امیر المومنین وہ تینوں باتیں کیا کیا ہیں؟ فرمایا:

- رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے ساتھ ان کا نکاح۔
- مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہائش کہ ان کے لیے مسجد میں وہ بات حلال تھی۔ جو رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال تھی۔ (یعنی جنابت کی حالت میں رہنا جیسا کہ دوسری احادیث میں یہ بیان موجود ہے۔)
- اور فتح خیبر کا علَم پانا۔ (سب کی آرزو تھی کہ وہ علَم اسے ملے مگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کو دیا۔)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔

---

(۱) المستدرك على الصحيحين، ج:۳،ص:۱۲۵، كتابُ معرفة الصّحابة، مجلس دائرة المعارف، حيدرآباد.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۲٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- لِعَلِيٍّ «يَا عَلِيُّ لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ». قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَغْرَبَهُ.[1]

ترجمہ: ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی، میرے اور تمھارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں داخل ہو۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن، غریب ہے، ہم یہ حدیث اسی سند سے جانتے ہیں امام محمد بن اسماعیل نے مجھ سے یہ حدیث سنی تو انھوں نے اسے غریب قرار دیا۔

(۲۷) عَنْ جَسْرَةَ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِلَى الْمَسْجِدِ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَلاَ إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لا يَحِلُّ لِجُنُبٍ، وَلا لِحَائِضٍ إِلا لِلنَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ وَفَاطِمَةَ بنتِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيٍّ. أَلاَ بَيَّنْتُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا.[2]

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کو نکلے تو بلند آواز سے پکار کر فرمایا:

سنو! یہ مسجد کسی جنبی اور حائض کے لیے حلال نہیں، مگر • نبی ﷺ • اور آپ کی ازواج مطہرات • اور خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا • اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے حلال ہے، سن لو! میں نے تم سے صاف صاف بیان کردیا کہ کہیں بھٹک نہ جاؤ۔

جنابت اور حیض کی حالت میں کسی بھی مرد و عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے یہ اسلام کا عمومی

---

(۱)● جامع الترمذي، ج:۲، ص:۲۱٤، أبواب المناقب/ باب مناقب علي بن أبي طالب.
● مسند أبي يعلى، ج:۲، ص:۳۱۱، من مسند أبي سعيد الخدري، دار المامون، للتراث.
● السنن الكبرى للبيهقي، ج:۷، ص: ٦٦، كتاب النكاح/ باب دخوله المسجد جنبا، مجلس دائرة المعارف حيدر آباد.

(۲)● المعجم الكبير للطبراني، ج:۲۳، ص:۳۷۳، ۳۷٤، عن أم سلمة.
● السنن الكبرىٰ للبيهقي، ج:۷، ص: ٦٥، كتاب النكاح/ باب دخوله المسجد جنبا، مجلس دائرة المعارف.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قانون ہے جس کا اطلاق ہر شخص پر ہوتا ہے مگر حضور سید عالم ﷺ نے اپنے آپ کو اور کچھ اہل بیت کو اس قانون کے برخلاف مسجد میں حیض اور جنابت کی حالت میں جانے کی اجازت دی وہ حضرات یہ ہیں:

* ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن
* حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
* حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

سونے کے حکم عام سے حضرت براء بن عازب کو رخصت:

عن البراء –رضی الله عنه– قال: أمرنا النبي –صلى الله تعالى عليه وسلم– بسبع ... ونهانا عن سبع: عن خاتم الذهب، أو قال: حلقة الذهب وعن لبس الحرير.[1]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا۔۔۔ اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ نے سونے کی انگوٹھی، سونے کے حلقہ اور ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

اسلام کا یہ قانون تمام مسلمان مردوں کو عام ہے ان میں سے کسی کو سونے کی انگوٹھی، یا حلقہ پہننا جائز نہیں۔ لیکن رسول مجتبیٰ ﷺ نے اس قانونِ عام سے اپنے ایک صحابی حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رخصت دے دی۔

(۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ: لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ –صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ–، فَقَالَ الْبَرَاءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ –صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيمَةٌ يَقْسِمُهَا، سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ: فَقَسَمَهَا حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْخَاتَمُ، فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَّضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ خَفَّضَ، ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ بَرَاءُ فَجِئْتُهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلَى كُرْسُوعِي ثُمَّ قَالَ: خُذ، الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ:

(۱) ● صحیح البخاري، ج:۲، ص: ۸۷۱، کتاب اللباس/ باب خواتم الذهب، مجلس البرکات.
● الصحیح لمسلم، ج:۲، ص: ۷۸، کتاب اللباس/ باب تحریم استعمال إناءِ الذهب، مجلس البرکات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُولُ : كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- : الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُولُهُ ؟.(۱)

ترجمہ: " محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا، لوگ ان سے کہتے تھے: آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالاں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے؟

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، حضور کے سامنے اموالِ غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے، حضور تقسیم فرما رہے تھے، سب بانٹ چکے، یہ انگوٹھی باقی رہی، حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا، پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا: اے براء! میں حاضر ہوکر حضور کے سامنے بیٹھ گیا، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی، پھر فرمایا: پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: تم لوگ کیوں کر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اُتار ڈالوں جسے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "لے پہن لے جو کچھ اللہ ورسول نے پہنایا"- جلَّ جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم-(ترجمہ از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(۳۰) مالک واحمد وبخاری ومسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.(۲)

ترجمہ: "اگر مشقتِ امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔"

---

(۱) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۱۳۵۷، مسند الكوفيين/ حديث البراء بن عازب، رقم الحديث:۱۸۸۳.

(۲)● مؤطا إمام مالك، ج:۱،ص:۱۱۲، كتاب الصلاة/ باب ما جاء في السِّواك.
● مسند الإمام أحمد، ص: ۵۵٤، مسند المكرين، مسند أبي هريره.
● صحيح البخاري، ج:۱،ص:۱۲۲، كتاب الحمد/ باب السِّواك يوم الجمعة، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱،ص:۱۳۸، كتاب الطهارة/ باب السِّواك، مجلس البركات
● سنن النسائي، ص: ۱۹، كتاب الطهارة/ باب الرخصة في السواك بالعشي للصائم.
● سنن ابن ماجه، ص: ٤۷، كتاب الطهارة وسننها/ باب السواك.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

علما فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔ قاله، في التيسير وغيره۔

● احمد و نسائی نے انھیں (حضرت ابو ہریرہ) سے بسند صحیح یوں روایت کی کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا:

لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ بِوُضُوءٍ وَ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِواكٍ.[1]

ترجمہ: "امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں ان پر فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔"

یہ حدیث نقل کر کے اعلی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زبردست استدلال فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں:

امر کی قسمیں اور ان کا حکم

أقول: امر دو قسم ہے:

ایک حتمی: جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

«فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ».[2]

ترجمہ: تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں۔

دوسرا ندبی: جس کا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يُّكْتَبَ عَلَيَّ.[3]

"مجھے مِسواک کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔

أَحْمَدُ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ -رَضِيَ اللهُ تعالى عَنْهُ- بِسَنَدٍ حَسَنٍ.

امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔

---

(١) مسند الإمام أحمد، ص: ٥٦٥، مسند المكيين/ مسند أبي هر يره.

(٢) القرآن الحكيم، سورة النور: ٢٤، الآية: ٦٣.

(٣) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:١١٣٣، مسند المكيين/ حديث واثلة بن الأسقع من الشاميين.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKREREZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امر حتمی بھی دو قسم کا ہے: **ظنی** جس کا مفاد وجوب اور **قطعی** جس کا مقتضیٰ فرضیت۔

ظنّیت (خواہ من جهة الرواية يا من جهة الدّلالة) ہمارے حق میں ہوتی ہے حضور سید عالم ﷺ کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردہ عزت کے گرد ظنون کو اصلاً بار نہیں تو قسم واجبِ اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، نَصَّ عَلَيْهِ الْإِمَامُ الْمُحَقِّقُ حَيْثُ أُطْلِقَ فِي الْفَتْحِ.

اب واضح ہوگیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لیے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کیے۔ اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں۔ وللہ الحمد۔(۱)

قرآن حکیم کی ایک آیتِ کریمہ اور اُنچاس احادیث نبویہ آپ کے پیش نظر ہیں، ان سے بہت واضح طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ احکام تشریعی حضور سید عالم ﷺ کو اللہ عزّ وجلّ نے تفویض فرما دیے ہیں، مگر فرقۂ وہابیہ کے امام اسے شرک قرار دیتے ہیں۔

(۱) یہ عنوان امام اہل سنت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ: "والأمنُ والعلى لِنَاعِتي المصطفىٰ بدافع البلا" سے معمولی تصرف کے ساتھ ماخوذ ہے۔ ۱۲ منہ.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar